بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا
Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اس امّت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا شکر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ تمام صحابہ کو مسجد نبوی میں اکٹھا کر کے یہ آیت نہ سناتے کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں تو یہ امّت ہلاک ہو جاتی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/ فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر ہو رہا تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ حجۃ الوداع کے لیے جمعرات یا ہفتے کے دن جبکہ ذیقعدہ کے چھ دن باقی تھے روانہ ہوئے۔ اس موقع پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ میرے پاس ایک اونٹ ہے ہم اس پر اپنا زادِ راہ لاد لیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا ایسا ہی کر لو۔ راستے میں حضرت ابو بکرؓ کے غلام سے وہ اونٹ کہیں گم ہو گیا تو آپؓ اس غلام کو مارنے کے لیے اٹھے مگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے محض تبسّم کرتے ہوئے فرمایا کہ اس محرم کو دیکھو یہ کیا کرنے لگا ہے۔ صحابہ کو جب آنحضورؐ کا زادِ راہ گم ہونے کا علم ہوا تو وہ آٹے، کھجور اور مکھن سے تیار کردہ ایک عمدہ حلوہ 'حیس' لے کر آئے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے حضرت ابو بکرؓ کو غلام پر غصّہ کرنے سے روکا اور فرمایا کہ اے ابو بکر! نرمی اختیار کرو۔ بعد میں حضرت صفوان بن معطلؓ جو قافلے کے پیچھے پیچھے چلا کرتے تھے جب پہنچے تو وہ اونٹ ان کے ساتھ تھا۔

حجۃ الوداع کے سفر میں ہی ذوالحلیفہ مقام پر حضرت ابو بکرؓ کے ہاں آپؓ کی اہلیہ اسماء بنت عمیسؓ کے بطن سے محمد بن ابو بکر کی پیدائش ہوئی۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ اسماء غسل کر لیں اور حج کا احرام باندھ لیں اور بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حاجیوں کی طرح باقی سب کام کریں۔

جب آپؐ وادی عسفان سے گزرے تو حضرت ابو بکرؓ سے حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سے وہ دونوں تلبیہ کہتے ہوئے بیت العتیق کے حج کے لیے گزرے تھے۔

حجۃ الوداع کے موقعے پر جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور تھے اُن میں حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی شامل تھے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے یہ سوچ کر کہ حضرت ابو بکرؓ حضور ﷺ کی جگہ کھڑے ہوئے تو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ پائیں گے حضرت حفصہؓ سے کہہ دیا کہ وہ حضرت عمرؓ سے نماز کی امامت کا کہہ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا اور فرمایا ابو بکر سے کہو وہی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ان ہی ایّام میں حضور ﷺ نے اپنی بیماری میں کچھ تخفیف محسوس کی تو مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھا رہے تھے، وہ آپؐ کو دیکھ کر پیچھے ہٹے لیکن حضور ﷺ نے اشارے سے منع فرمایا اور پھر حضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے۔

صحیح بخاری میں مرقوم روایت کے مطابق جس روز حضور ﷺ کا وصال ہوا آپؐ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور نمازیوں کو دیکھ کر تبسّم فرمایا حضرت ابو بکرؓ یہ سمجھے کہ حضور ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ آپؓ پیچھے ہٹنے لگے مگر حضور ﷺ نے انہیں اشارے سے منع کیا اور پردہ ڈال دیا۔

جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت حضرت ابو بکرؓ مدینے کے مضافات میں ایک گاؤں سنح میں تھے۔ یہ خبر سن کر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آ گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور آپؐ کو بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپؐ زندگی میں بھی اور موت کے وقت بھی پاک وصاف ہیں۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ آپؐ کو کبھی دو موتیں نہیں چکھائے گا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ باہر تشریف لائے اور حضرت عمرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے قسم کھانے والے! ٹھہر جا۔ پھر آپؓ نے حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا دیکھو جو محمد ﷺ کو پوجتا تھا وہ سن لے کہ محمد ﷺ تو یقیناً فوت ہو گئے ہیں اور جو اللہ کو پوجتا تھا اسے یاد رہے کہ اللہ زندہ ہے اور وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے بعد آپؓ نے یہ آیت پڑھی کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔ تم بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ اور یہ آیت بھی پڑھی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ۔۔۔الخ یعنی محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کیے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟...یہ

سن کر لوگ اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں نے یہ آیت حضرت ابوبکرؓ سے سیکھی ہے۔ پھر لوگوں میں سے جس آدمی کو مَیں نے دیکھا وہ یہی آیت پڑھ رہا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے مذکورہ بالا دونوں آیات پڑھیں تو صحابہؓ پر حقیقت آشکار ہوئی اور وہ بے اختیار رونے لگے۔ حضرت عمرؓ خود بیان فرماتے ہیں کہ مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا یہ دونوں آیات آج ہی نازل ہوئی ہیں اور میرے گھٹنوں میں میرے سر کو اٹھانے کی طاقت نہ رہی۔ میرے قدم لڑکھڑائے اور مَیں شدّتِ صدمہ سے زمین پر گر پڑا۔

اسی حوالے سے مسلمانوں کا جو پہلا اجماع ہے اس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ ایک ہی اجماع صحابہ کا ہے کیونکہ اس وقت سارے صحابہ موجود تھے اور درحقیقت ایسا وقت مسلمانوں پر پہلے کبھی نہیں آیا کیونکہ پھر کبھی مسلمان اس طرح جمع نہیں ہوئے۔ اس اجتماع میں جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی تو سارے کے سارے صحابہ نے آپ سے اتفاق کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ اسی بات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اس امّت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا شکر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ تمام صحابہ کو مسجد نبوی میں اکٹھا کر کے یہ آیت نہ سناتے کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں تو یہ امّت ہلاک ہو جاتی کیونکہ ایسی صورت میں اس زمانے کے مفسد علماء یہی کہتے کہ صحابہ کا بھی یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں مگر اب صدیق اکبر کی آیتِ ممدوحہ پیش کرنے سے اس بات پر کُل صحابہ کا اجماع ہو چکا کہ کُل گذشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے متعلق ذکر آتا ہے کہ صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کا علم ہو گیا تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہؓ کو خلافت کے لیے موزوں قرار دیا۔ اس سوال پر کہ اگر مہاجرین نے ان کی بیعت نہ کی تو کیا ہو گا یہ تجویز سامنے آئی کہ ایک آدمی انصار میں سے اور ایک آدمی مہاجرین میں سے خلیفہ ہو۔ مگر حضرت سعد بن عبادہؓ نے اسے بنو اوس کی کمزوری قرار دیا۔

جس وقت انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع تھے حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ اور دوسرے بڑے صحابہ مسجد نبوی میں آنحضرت ﷺ کے وصال کے سانحۂ عظیم کے بارے میں ذکر کر رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ اور دوسرے اہلِ بیت رسول کریم ﷺ کی تجہیز و تکفین کے انتظامات میں مصروف تھے۔

جب مہاجر صحابہ کو انصار کے اس اجتماع کی اطلاع پہنچی تو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ سقیفہ بنی ساعدہ پہنچے۔ وہاں ابھی بحث جاری تھی۔ اس موقعے پر حضرت ابوبکرؓ نے نہایت پُر اثر فصیح و بلیغ تقریر

فرمائی۔ جس میں آپؓ نے عربوں کی گذشتہ حالت اور اوّلین مہاجرین کی رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے کا احوال بیان کیا۔ پھر انصار کے قبولِ اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے مددگار بننے کا بڑا دل نشیں تذکرہ فرمایا۔ اس کے بعد انصار کو مخاطب کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ مہاجرین اولین کے بعد ہمارے نزدیک تمہارے مرتبے کا کوئی بھی نہیں۔ امیر ہم میں ہوں گے اور تم وزیر۔ ہر اہم معاملے میں تم سے مشورہ لیا جائے گا اور تمہارے بغیر اہم معاملات کے متعلق فیصلہ نہیں کریں گے۔ آپؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں تو مَیں انصار کی وادی میں چلوں گا۔ پھر آپؓ نے حضرت سعد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے سعد! تجھے علم ہے کہ تُو بیٹھا ہوا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خلافت کے حق دار قریش ہوں گے۔ حضرت سعدؓ نے کہا کہ آپ نے سچ کہا ہم وزیر ہیں اور آپ لوگ امراء ہیں۔

یہ ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے موجودہ خطرناک حالات کے متعلق دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کے حالات انتہائی خطرناک ہو چکے ہیں اگر یہ اسی طرح بڑھتا رہا تو صرف ایک ملک نہیں بلکہ بہت سے ممالک اس میں شامل ہو جائیں گے اور پھر اس کے خوفناک انجام کا اثر نسلوں تک رہے گا۔ خدا کرے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے ہوں اور اپنی دنیاوی خواہشات کی تسکین کے لیے انسانی جانوں سے نہ کھیلیں۔ بہر حال ہم تو دعا کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں سمجھا سکتے ہیں اور سمجھاتے ہیں اور ایک عرصے سے ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ ان دنوں میں احمدیوں کو بہت دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ جنگ کی ناقابلِ تصور تباہ کاریوں سے انسانیت کو بچا کے رکھے۔ آمین

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے مکرم خوشی محمد شاکر صاحب سابق مبلغ سیرالیون اور گنی کناکری کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ مرحوم گذشتہ دنوں انہتر برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے. انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت نیک، سادہ مزاج، دعاگو، عبادت گزار، مخلص، بے لوث، غریب پرور، سخی اور خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والے پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔

حضورِ انور نے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ